فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD No. L. 5254

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۳ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق ۲۰ اپریل کی اطلاع مظہر ہے کہ "طبیعت اچھی نہیں بہت تھوڑا فرق پڑا ہے۔" جیسا کہ احباب کو علم ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت عرصہ سے کمر درد اور پاؤں میں نقرس کی تکلیف کے باعث ناساز چلی آرہی ہے۔ احباب خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت یاب فرمائے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۴ شہادت ۱۳۳۸ھش ۲۴ اپریل ۱۹۵۹ء | نمبر ۹۵

"تبت کے واقعات سے دوسرے ملکوں کو سبق حاصل کرنا چاہیئے"

بنکاک پہنچنے پر وزیر خارجہ جناب منظور قادر کا بیان

بنکاک ۲۳ اپریل۔ وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے کہا ہے کہ تبت کے واقعات سے ان تمام ملکوں کو سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ جو کمیونسٹوں کے توسیعی عزائم کو تشویش کی نظر سے نہیں دیکھتے وزیر خارجہ نے کہا کہ تبت نے کمیونسٹوں کے عزائم کو پوری طرح بے نقاب کر دیا ہے۔ اور ہو سکتا ہے۔ کہ اس سے بھارت پاکستان کی خارجہ پالیسی سمجھنے کے قابل ہو جائے۔ جناب منظور قادر نے امریکہ کے وزیر خارجہ کی حیثیت سے مسٹر کرسچین ہرٹر کے تقرر کا خیر مقدم کیا۔ تھائی لینڈ اور پاکستان کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہمارے تعلقات بے حد دوستانہ رہے ہیں۔ اور قریبی روابط ہمیں ایک دوسرے کے اور نزدیک لے آئیں گے۔

جناب منظور قادر نے جو دو روزہ سرکاری دورے پر پرسوں تھائی لینڈ کے دارالحکومت بنکاک پہنچے تھے۔ شام کو تھائی لینڈ کے وزیر خارجہ کی طرف سے دی گئی۔ ایک دعوت میں شرکت کی۔ وزارت امور خارجہ کے سکرٹری آپ کے ساتھ ہیں۔

ہوائی اڈے پر تھائی لینڈ کے وزیر خارجہ سیٹو کے سکرٹری جنرل پاکستانی سفیر متعینہ تھائی لینڈ سفارتی نمائندوں اور تھائی لینڈ میں مقیم پاکستانیوں کی بڑی تعداد نے جناب منظور قادر کا خیر مقدم کیا۔

عالمی بنک کے فولاد کے ماہر مسٹر آسٹن کراچی پہنچ گئے

وہ فولاد کا کارخانہ قائم کرنے میں حکومت پاکستان کو مشورہ دینگے

کراچی ۲۳ اپریل۔ عالمی بنک کے فولاد کے ماہر مسٹر آسٹن حکومت پاکستان کی دعوت پر کراچی پہونچ گئے ہیں۔ وہ پاکستان میں فولاد کا کارخانہ قائم کرنے کے بارہ میں حکومت کو مشورہ دیں گے۔ وزیر خزانہ جناب محمد شعیب نے جب آپ امریکہ تشریف لے گئے تھے۔ مسٹر آسٹن کو پاکستان آنے کی دعوت دی تھی۔ حکومت کے اعلیٰ حکام سے بات چیت کرنے کے بعد مسٹر آسٹن لوہے کے دفینوں کا معائنہ کرنے کی غرض سے کالا باغ بھی جائیں گے۔ کالا باغ کے دفینوں کے متعلق خیال ہے۔ کہ وہ آئندہ سو سال تک کفایت کر سکیں گے فولاد کے کارخانے پر ابتدائی اندازے کے مطابق ۱۷ کروڑ روپیہ لاگت آئے گی۔ اور پہلے مرحلہ کے طور پر اس سے ستر ہزار ٹن فولاد سالانہ پیدا ہو سکے گا۔

گندم کی خرید کے لئے ۱½ کروڑ روپیہ

لاہور ۲۳ اپریل۔ حکومت مغربی پاکستان نے موجودہ موسم ربیع کے دوران میں گندم کی خریداری کے لئے ابتدائی گرانٹ کے طور پر اب تک ڈیڑھ کروڑ روپے کی رقم منظور کی ہے یہ رقم ڈائرکٹر خوراک مغربی پاکستان کے سپرد کر دی گئی ہے۔ جنہیں بوقت ضرورت مزید رقم مہیا کی جائیگی حکومت فیصلہ کر چکی ہے۔ کہ اس بار تمام قابل فروخت فاضل گندم خرید لی جائے گی۔

کراچی میں سوکارنو کے استقبال کا پروگرام

کراچی ۲۳ اپریل۔ انڈونیشیا کے صدر سوکارنو آج رات جب ترکیہ جاتے ہوئے کراچی سے گزریں گے۔ صدر جنرل محمد ایوب خان اور وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر ہوائی اڈے پر ان کے استقبال کے لئے جائیں گے۔ مسٹر منظور قادر انہی دنوں جنوب مشرقی ایشیا کے دورے پر گئے تھے۔ تو صدر سوکارنو سے بھی ملے تھے۔ صدر سوکارنو ترکیہ کے دورے سے فارغ ہو کر سکنڈے نیوین ممالک جائیںگے

ملتان میں طوفان سے نو اشخاص ہلاک اور ایک درجن زخمی ہو گئے۔

ملتان ۲۳ اپریل۔ پرسوں رات ملتان میں قیامت خیز آندھی کے بعد زبردست بارش سے بے شمار مکانات منہدم ہو گئے۔ بعض اطلاعات کے مطابق اس طوفان باد و باراں میں کم از کم نو اشخاص ہلاک اور ایک درجن زخمی ہو گئے۔ بعض علاقوں میں ملبہ ہٹا کر لاشیں نکالی جا رہی ہیں۔ اور ہلاک ہونے والوں کی تعداد بڑھ جانے کا اندیشہ ہے۔ خوفناک طوفان پونے بارہ بجے شروع ہوا۔ اس کی رفتار ایک سو میل فی گھنٹہ سے زیادہ تھی۔ طوفان کے بعد موسلا دھار بارش اور گرج چمک کا سلسلہ تین گھنٹے جاری رہا طوفان سے تار اور ٹیلیفون کے مواصلات کو بھی نقصان پہونچا ہے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق مظفر گڑھ میں بھی مکانات گرنے سے تین آدمی ہلاک ہو گئے ہیں۔

مسٹر ہرٹر کی نامزدگی کی توثیق

واشنگٹن ۲۳ اپریل۔ امریکی سینیٹ نے باتفاق رائے وزیر خارجہ کی حیثیت سے مسٹر کرسچین ہرٹر کی نامزدگی کی توثیق کر دی ہے۔

تعمیر نو کا صوبائی بیورو

لاہور ۲۳ اپریل۔ گورنر مغربی پاکستان نے صوبائی ری کنسٹرکشن بیورو کے قیام کی منظوری دے دی ہے۔ محکمہ اطلاعات کے سکرٹری مسٹر اے کے ام قریشی کو اپنے موجودہ فرائض کے علاوہ اس بیورو کا ڈائرکٹر مقرر کر دیا گیا ہے۔

نہری پانی کے سمجھوتے کا خیر مقدم

واشنگٹن ۲۳ اپریل۔ اخبارات واشنگٹن پوسٹ اور ٹائمز ہیرلڈ نے دریائی پانی کی تقسیم کے متعلق بھارت اور پاکستان کے درمیان حالیہ عارضی سمجھوتہ کا خیر مقدم کیا ہے۔ واشنگٹن پوسٹ نے لکھا ہے کہ دریائی پانی کا تنازعہ بہت پیچیدہ ہے۔ تاہم اصولی طور پر اس کا انجنیئرنگ کی بجائے زر مالیات سے تعلق ہے۔ یعنی بھارت کو پاکستان کے حصہ کا پانی استعمال کرنے کی غرض سے پاکستان کو متبادل بندوں کی تعمیر کے لئے کتنی رقم ادا کرنی چاہیئے۔

ترک فوجیوں پر مویشی ہانک لے جانے کا الزام؟

دمشق ۲۳ اپریل۔ متحدہ عرب جمہوریہ کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے الزام عائد کیا ہے کہ ترکیہ کا ایک گشتی دستہ شام کے علاقے میں گھس آیا۔ ترک فوجیوں نے گولی چلا کر چرواہوں کو ہراساں کر دیا۔ اور بھیڑوں کا گلہ ہانک کر لے گئے۔ یہ حادثہ عین العرب (حلب) کے قریب پیش آیا۔

تبت میں مذہب کے خلاف مہم

لاؤس ۲۳ اپریل۔ لاؤس کی ایوان تجارت کے ڈائرکٹری بورڈ نے ایک قرارداد کے ذریعہ مذہبی اداروں بالخصوص تبت میں مذہب کے خلاف تشدد کی مذمت کی ہے۔ لاؤس کے ایوان تجارت کی قرارداد کو الالمپور میں ایوان ہائے تجارت کی ایشیائی کانفرنس میں پیش کی جائیگی۔

دولت مشترکہ کی تجارتی کانفرنس

لنڈن ۲۳ اپریل۔ پانچ مئی کو لنڈن میں دولت مشترکہ کے تمام ممبر ملکوں کی ایک کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں تجارتی اور اقتصادی مسائل زیر بحث آئیں گے۔ توقع ہے کہ کانفرنس میں یورپ کے آزاد تجارتی علاقے کی بات چیت پر بھی غور کیا جائے گا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

حضرت امّاں جان نوّر اللہ مرقدہا

بلند اخلاق ۔ بلند اقبال اور بلند مقام توکّل

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

یہ مضمون اس جلسہ میں سنایا گیا۔ جو مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ گول بازار ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۰ اپریل کو سیدہ حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کے موضوع پر منعقد ہوا۔ (ادارہ)

حضرت اماں جان ام المومنین رضی اللہ تعالٰے عنہا کی وفات کو آج پورے سات سال کا عرصہ گزرتا ہے۔ اس عرصہ میں خاکسار نے کئی دفعہ ان کی سیرت کے متعلق کچھ لکھنے کی کوشش کی۔ مگر ہر دفعہ جذبات سے مغلوب ہو کر اس ارادہ کو ترک کرنا پڑا۔ لیکن آج خدام الاحمدیہ گول بازار ربوہ کے احباب کی تحریک پر ذیل کی چند مختصر سطور لکھنے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ واللہ الموفق وھو المستعان۔

حضرت اماں جان نوّر اللہ مرقدھا کی بلند سیرت اور بلند اقبالی کے متعلق غالباً سب سے زیادہ جامع اور سب سے زیادہ مختصر کلام وہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر خدا تعالےٰ کی طرف سے جاری ہوا یعنے:۔

"اُذْکُر نعمتی رأیت
خدیجتی

"یعنی اے خدا کے برگزیدہ مسیح
تو میری اس نعمت کو یاد کر کہ تو
نے میری خدیجہ کو پالیا ہے۔"

ان مختصر الفاظ میں حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بلند اخلاقی اور بلند اقبالی کے کئی زبردست پہلو بیان کئے گئے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس الہام میں آپ کے وجود کو اللہ تعالےٰ نے "میری نعمت" کے شاندار الفاظ سے یاد کیا ہے جس سے مراد یہ ہے کہ آپ کا وجود ایک عام نعمت ہی نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی خاص نعمت ہے۔ جیسا کہ "میری" کے لفظ میں اشارہ ہے۔ پھر اس کے ساتھ اُذْکُرْ کا لفظ بڑھا کر یہ بتایا گیا ہے۔ کہ یہ ایک ایسی نعمت ہے جو یاد رکھنے کے قابل ہے اور بھلانے والی نہیں۔ اور بالآخر "خدیجہ" کا لفظ فرما کر اس بات کا اظہار فرمایا ہے کہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کا وجود اپنی برکات اور افضال کے لحاظ سے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا مثیل ہے۔ اور خدیجہ کے ساتھ پھر دوبارہ "میری" کا لفظ بڑھا کر اپنی غیر معمولی محبت اور حضرت اماں جان کے غیر معمولی قرب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے

اور جیسا کہ ہر مسلمان جانتا ہے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی یہ شان ہے۔ کہ وہ نہ صرف اپنی ذاتی خوبیوں میں نہایت بلند مرتبہ رکھتی تھیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے حد جاں نثار اور وفادار اور خدمتگزار اور رفیق کار اور سمجھدار زوجہ تھیں۔ جنہوں نے ہر تنگی اور ترشی میں آپ کا ساتھ دیا اور ابتدائی گھبراہٹ کی گھڑیوں میں بے نظیر طریق پر آپ کی دلداری اور ہمت افزائی فرمائی بلکہ یہی وہ اکیلی مقدس زوجہ محترمہ تھیں۔ جن سے آپ کی مبارک نسل کا سلسلہ چلا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت ام المومنین کے متعلق بھی اپنے آمین والے اشعار میں نسل سیدہ کے الفاظ فرما کر اسی قسم کی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ بلکہ حدیث میں جو الفاظ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح کے متعلق یتزوّج ویُولَدُ لہ کے فرمائے ہیں (یعنی مسیح شادی کرے گا اور اس کے اولاد ہوگی) ان میں بھی درحقیقت اسی نکتہ کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے۔

حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو یہ امتیاز بھی حاصل ہے کہ ان کی شادی ۱۸۸۴ء میں ہوئی تھی۔ اور یہی وہ سال ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعوےٰ مجدّدیت کا اعلان فرمایا تھا۔ اور پھر سارے زمانہ ماموریت میں حضرت اماں جان مرحومہ مغفورہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رفیقۂ حیات رہیں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ انہیں انتہا درجہ محبت اور انتہاء درجہ شفقت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ اور ان کی بے حد دلداری فرماتے تھے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ زبردست احساس تھا کہ یہ شادی خدا کے خاص منشاء کے ماتحت ہوئی ہے۔ اور یہ کہ حضور کی زندگی کے مبارک دَور کے ساتھ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کو مخصوص نسبت ہے۔ چنانچہ بعض اوقات حضرت اماں جان محبت اور ناز کے انداز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہا کرتی تھیں۔ کہ میرے آنے کے ساتھ ہی آپ کی زندگی میں برکتوں کا دَور شروع ہوا ہے جس پر حضرت مسیح موعود ہنسکر فرماتے تھے۔ کہ "ہاں یہ ٹھیک ہے"۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے اخلاق فاضلہ اور آپ کی نیکی اور تقوےٰ کو مختصر الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ مگر اس جگہ میں صرف اشارہ کے طور پر نمونۃً چار باتوں کے ذکر پر اکتفا کرتا ہوں۔ آپ کی نیکی اور دینداری کا مقدم ترین پہلو نماز اور نوافل میں شغف تھا۔ پانچ فرض نمازوں کا تو کیا کہنا ہے۔ حضرت اماں جان نماز تہجد اور نماز ضحیٰ کی بھی بے حد پابند تھیں۔ اور انہیں اس ذوق وشوق سے ادا کرتی تھیں کہ دیکھنے والوں کے دل میں بھی ایک خاص کیفیت پیدا ہونے لگتی تھی۔ بلکہ ان نوافل کے علاوہ بھی جب موقعہ ملتا نماز میں دل کا سکون حاصل کرتی تھیں۔ میں پوری بصیرت کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پیارا قول کہ جُعِلَتْ قُرَّۃُ عینی فی الصلوٰۃ (یعنے میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں ہے) حضرت اماں جان کو بھی اپنے آقا سے ورثے میں ملا تھا۔ پھر دعا میں بھی حضرت اماں جان کو بے حد شغف تھا۔ اپنی اولاد اور ساری جماعت کے لئے جسے وہ اولاد کی طرح سمجھتی تھیں بڑے دردو سوز کے ساتھ دعا فرمایا کرتی تھیں اور اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے ان کے دل میں غیر معمولی تڑپ تھی۔ اپنی ذاتی دعاؤں میں جو کلمہ ان کی زبان پر سب سے زیادہ آتا تھا وہ یہ مسنون دعا تھی کہ:۔

یاحیّ و یاقیّوم
برحمتک استغیث

"یعنی اے میرے زندہ خدا اور
اے میرے زندگی بخشنے والے آقا
میں تیری رحمت کا سہارا ڈھونڈتی
ہوں۔"

یہ وہی جذبہ ہے جس کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ شعر فرمایا ہے کہ ؎

تری رحمت ہے میرے گھر کا شہتیر
مری جاں ترے فضلوں کی پناہ گیر

صدقہ و خیرات اور غریبوں کی امداد بھی حضرت اماں جان نور اللہ مرقدھا کا نمایاں خلق تھا۔ اور اس میں وہ خاص لذت پاتی تھیں۔ اور اس کثرت کے ساتھ غریبوں کی امداد کرتی تھیں۔ کہ یہ کثرت بہت کم لوگوں میں دیکھی گئی ہے۔ جو شخص بھی ان کے پاس اپنی مصیبت کا ذکر لے کر آتا تھا حضرت اماں جان اپنی مقدور سے بڑھ کر اس کی امداد فرماتی تھیں۔ اور کئی دفعہ ایسے خفیہ رنگ میں امداد کرتی تھیں۔ کہ کسی اور کو پتہ تک نہیں چلتا تھا۔ اسی ذیل میں ان کا یہ بھی طریق تھا کہ بعض اوقات یتیم بچوں اور بچیوں کو اپنے مکان پر بلا کر کھانا کھلاتی تھیں۔ اور بعض اوقات ان کے گھروں پر بھی کھانا بھجوا دیتی تھیں۔

ایک دفعہ ایک واقف کار شخص سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کو کسی ایسے شخص (احمدی یا غیر احمدی مسلم یا غیر مسلم) کا علم ہے جو قرض کی وجہ سے قید بھگت رہا ہو۔ (اوائل زمانے میں ایسے سانسنسن سول قیدی بھی ہوا کرتے تھے۔) اور جب اس نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ تو فرمایا کہ تلاش کرنا میں اس کی مدد کرنا چاہتی ہوں۔ تا قرآن مجید کے اس حکم پر عمل کر سکوں۔ کہ معذور قیدیوں کی مدد بھی کار ثواب ہے۔ قرض مانگنے والوں کو فراخدلی کے ساتھ قرض بھی دیتی تھیں۔ مگر یہ دیکھ لیتی تھیں کہ قرض مانگنے والا کوئی ایسا شخص تو نہیں جو عادی طور پر قرض مانگا کرتا ہے۔ اور پھر قرض کی رقم واپس نہیں کیا کرتا۔ ایسے شخص کو قرض دینے سے پرہیز کرتی تھیں۔ تا کہ اس کی یہ بُری عادت ترقی نہ کرے۔ مگر ایسے شخص کو بھی حسب گنجائش امداد دے دیا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ میرے سامنے ایک عورت نے ان سے قرض مانگا اس وقت اتفاق سے حضرت اماں جانؓ کے پاس اس قرض کی گنجائش نہیں تھی۔ مجھ سے فرمانے لگیں۔ "میاں (وہ اپنے بچوں کو اکثر میاں کہہ کر پکارتی تھیں) تمہارے پاس اتنی رقم ہو۔ تو اسے قرض دے دو۔ یہ عورت لین دین میں صاف ہے۔"

چنانچہ میں نے مطلوبہ رقم دیدی۔ اور پھر اس غریب عورت نے عین وقت پر اپنا قرضہ واپس کر دیا۔ جو آج کل کے اکثر نوجوانوں کے لئے قابل تقلید نمونہ ہے۔

مہمان نوازی بھی حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے اخلاق کا طرۂ امتیاز تھا اپنے عزیزوں اور دوسرے لوگوں کو اکثر کھانے پر بلاتی رہتی تھیں۔ اور اگر گھر میں کوئی خاص چیز پکتی تھی تو ان کے گھروں میں بھی بھجوا دیتی تھیں۔ خاکسار راقم الحروف کو علیحدہ گھر ہونے کے باوجود حضرت اماں جان نے اتنی دفعہ اپنے گھر سے کھانا بھجوایا ہے کہ اس کا شمار ناممکن ہے۔ اور اگر کوئی عزیز یا کوئی دوسری خاتون کھانے کے وقت حضرت اماں جانؓ کے گھر میں جاتی تھیں۔ تو حضرت اماں جانؓ کا اصرار ہوتا تھا۔ کہ کھانا کھا کر واپس جاؤ۔ چنانچہ اکثر اوقات زبردستی روک لیتی تھیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مہمان نوازی ان کی روح کی غذا ہے۔ عیدوں کے دن حضرت اماں جانؓ کا دستور تھا کہ اپنے سارے خاندان کو اپنے پاس کھانے کی دعوت دیتی تھیں اور ایسے موقعوں پر کھانا پکوانے اور کھانا کھلانے کی بذات خود نگرانی فرماتی تھیں، اور اس بات کا بھی خیال رکھتی تھیں کہ فلاں عزیز کو کیا چیز مرغوب ہے اور اس صورت میں حتی الوسع وہ چیز ضرور پکواتی تھیں۔ جب آخری عمر میں زیادہ کمزور ہوگئے تو مجھے ایک دن حسرت کے ساتھ فرمایا کہ اب مجھ میں ایسے اہتمام کی طاقت نہیں رہی میرا دل چاہتا ہے کہ کوئی مجھ سے رقم لے لے اور کھانے کا انتظام کر دے۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل جب کہ حضرت اماں جان رضؓ بے حد کمزور ہو چکی تھیں اور کافی بیمار تھیں مجھے ہماری بڑی ممانی صاحبہ نے جو ان دنوں میں حضرت اماں جانؓ کے پاس ان کی عیادت کے لئے ٹھہری ہوئی تھیں فرمایا کہ آج آپ یہاں روزہ کھولیں۔ میں نے خیال کیا کہ شاید یہ اپنی طرف سے حضرت اماں جانؓ کی خوشی اور ان کا دل بہلانے کے لئے ایسا کہہ رہی ہیں۔ چنانچہ میں وقت پر وہاں چلا گیا تو دیکھا کہ بڑے اہتمام سے افطاری کا سامان تیار کر کے رکھا گیا ہے۔ اس وقت ممانی صاحبہ نے بتایا کہ میں نے تو اماں جانؓ کی طرف سے ان کے کہنے پر آپ کو کہا تھا۔

حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا میں بے حد محنت کی عادت تھی اور ہر چھوٹے سے چھوٹا کام اپنے ہاتھ سے کرنے میں راحت پاتی تھیں۔ میں نے انہیں اپنی آنکھوں سے بارہا کھانا پکاتے۔ چرخا کاتتے۔ نواڑ بنتے بلکہ بھینسوں کے آگے چارہ تک ڈالتے دیکھا ہے۔ بعض اوقات خود بھنگنوں کے سر پر کھڑے ہو کر صفائی کرواتی تھیں۔ اور ان کے پیچھے لوٹے سے پانی ڈالتی جاتی تھیں۔ مریضوں کی عیادت کا یہ عالم تھا۔ کہ جب کبھی کسی احمدی عورت کے متعلق یہ سنتیں کہ وہ بیمار ہے تو بلا امتیاز غریب و امیر خود اس کے مکان پر جا کر عیادت فرماتی تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق تسلی دیا کرتی تھیں کہ گھبراؤ نہیں خدا کے فضل سے اچھی ہو جاؤ گی۔ ان اخلاق فاضلہ کا یہ نتیجہ تھا کہ احمدی عورتیں اماں جان پر جان چھڑکتی تھیں۔ اور ان کے ساتھ اپنی حقیقی ماؤں سے بھی بڑھ کر محبت کرتی تھیں۔ اور جب کوئی فکر کی بات پیش آتی تھی یا کسی امر میں مشورہ لینا ہوتا تھا۔ تو حضرت اماں جان کے پاس دوڑی آتی تھیں۔ اس میں ذرہ بھر بھی شبہ نہیں کہ حضرت اماں جان کا مبارک وجود احمدی مستورات کے لئے ایک بھاری ستون تھا بلکہ حق یہ ہے کہ ان کا وجود محبت اور شفقت کا ایک بلند اور مضبوط مینار تھا جس کے سایہ میں احمدی خواتین بے انداز راحت اور برکت اور ہمت پاتی تھیں۔

مگر غالباً حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے تقویٰ اور توکل اور دینداری اور اخلاق کی بلندی کا سب سے زیادہ شاندار مظاہرہ ذیل کے دو واقعات میں نظر آتا ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بعض اقرباء پر اتمام حجت کی غرض سے خدا سے علم پا کر محمدی بیگم والی پیشگوئی فرمائی تو اس وقت حضرت مسیح موعودؑ نے ایک دن دیکھا کہ حضرت ام المومنین علیحدگی میں نماز پڑھ کر بڑی گریہ وزاری اور سوز و گداز سے یہ دعا فرما رہی ہیں کہ خدایا تو اس پیشگوئی کو اپنے فضل اور اپنی قدرت نمائی سے پورا فرما۔ جب وہ دعا سے فارغ ہوئیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم یہ دعا کر رہی تھی اور تم جانتی ہو کہ اس کے نتیجہ میں تم پر سوکن آتی ہے؟ حضرت اماں جانؓ نے بے ساختہ فرمایا:۔

"خواہ کچھ ہو۔ مجھے اپنی تکلیف کی پرواہ نہیں میری خوشی اسی میں ہے کہ خدا کے منہ کی بات اور آپ کی پیشگوئی پوری ہو۔"

دوست سوچیں اور غور کریں کہ یہ کس شان کا ایمان اور کس بلند اخلاق کا مظاہرہ اور کس تقویٰ کا مقام ہے کہ اپنی ذاتی راحت اور ذاتی خوشی کو کلیۃً قربان کر کے محض خدا کی رضا کو تلاش کیا جا رہا ہے!!!

پھر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہوئی (اور یہ میری آنکھوں کے سامنے کا واقعہ ہے) اور آپ کے آخری سانس تھے تو حضرت اماں جان نور اللہ مرقدہا و ارفعہا فی اعلیٰ علیین آپ کی چارپائی کے قریب فرش پر آ کر بیٹھ گئیں اور خدا سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ:۔

"خدایا یہ تو اب ہمیں چھوڑ رہے ہیں مگر تو ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا۔"

اللہ اللہ! خاوند کی وفات پر اور خاوند بھی ایسا جو گویا ظاہری لحاظ سے انکی ساری قسمت کا بانی اور ان کی تمام راحت کا مرکز تھا توکل اور ایمان اور صبر کا یہ مقام دنیا کی بے مثال چیزوں میں سے ایک نہایت درخشاں نمونہ ہے۔ یہ اسی قسم کے توکل اور اسی قسم کے ایمان کا نمونہ ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کی وفات پر فرمایا کہ:۔

الا مَن کان یعبد محمداً
فانّ محمداً قد مات
ومَن کان یعبد اللہ فانّ
اللہ حیٌّ لا یموت۔

"یعنی اے مسلمانو سنو کہ جو شخص محمدؐ رسول اللہ کی پرستش کرتا تھا وہ جان لے کہ محمد صلعم فوت ہو گئے ہیں مگر جو شخص خدا کا پرستار ہے وہ یقین رکھے کہ خدا زندہ ہے اور اس پر کبھی موت نہیں آئے گی۔"

بس اس سے زیادہ میں اس وقت کچھ نہیں کہتا بلکہ کچھ نہیں کہہ سکتا۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ ربّ العالمین۔ واللّٰھمّ صلّ علیٰ محمّد وعلیٰ آل محمّد وعلیٰ عبدك المسیح الموعود وعلیٰ آل عبدك المسیح الموعود وبارك وسلّم

خاکسار
مرزا بشیر احمد
ربوہ
۲۰ اپریل ۱۹۵۹ء

ہالینڈ میں ایک معزز اور تعلیمیافتہ دوست کا قبول اسلام

گذشتہ دنوں (رمضان المبارک کے ایام میں) ایک اور مخلص اور تعلیم یافتہ دوست نے اسلام قبول کیا۔ آپ ڈگری کے لحاظ سے ماسٹر آف سائنس ہیں۔ اور طبقات الارض کے ماہر ہیں۔ ان دنوں آپ ڈلفٹ (Delft) یونیورسٹی میں بطور اسسٹنٹ پروفیسر کام کرتے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا یونیورسٹی کی طرف سے آپ کو ترکی بھیجا گیا تھا۔ اور جرمنی بھی کانفرنسوں میں شمولیت کے لئے جاتے رہتے ہیں۔ ڈچ زبان کے علاوہ آپ انگریزی۔ جرمن۔ ڈینش اور نارویجن زبانوں سے خوب واقف ہیں۔ عمر کے لحاظ سے آپ ابھی نوجوان ہی ہیں۔ اور خوشی کی بات ہے کہ آپ کی اہلیہ بھی ساتھ ہی مسلمان ہوئی ہیں۔ موصوف کا ڈچ نام مولائین (Molyn) ہے۔ اسلامی نام یوسف رکھا گیا ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں میاں بیوی کو استقامت عطا فرماوے۔ اور ان کے اخلاص اور ایمان میں ترقی بخشے۔ آمین۔ والسلام۔ (خاکسار قدرت اللہ عفی عنہ۔ ہیگ۔ ہالینڈ)

یا ترا سارا چمن ہے یا چمن تیرا نہیں

ڈر ہے کانٹوں کا تو ریحان و سمن تیرا نہیں
یا ترا سارا چمن ہے یا چمن تیرا نہیں

اے سپاہی گر نہیں من میں ترے غیرت کی سج
لاکھ تن میں بانکپن ہو بانکپن تیرا نہیں

حاصلِ کوہ و دمن تیرا ہی اے کم نظر
جا نفرا نظارۂ کوہ و دمن تیرا نہیں

تو اگر پروانہ ہے تیرا شبستاں ہے تمام
ورنہ یہ سوزِ چراغِ انجمن تیرا نہیں

یہ جہاں تیرا ہے جب تک ما و من سے ہے گریز
پر ہے جب تک تو رہینِ ما و من تیرا نہیں

تازہ فہرست امدادی رقوم موصولہ دفتر حفاظت مرکز ربوہ

(از مورخہ ۵۹-۳-۱ تا مورخہ ۵۹-۳-۴ء)

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

ذیل میں ان امدادی رقوم و فدیہ وغیرہ کی رقوم کی فہرست درج کی جاتی ہے جو میرے دفتر میں سابقہ اعلان کے بعد موصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب دینے والے اصحاب (بھائیوں اور بہنوں) کو جزائے خیر دے اور ان کو حسنات دارین سے نوازے اور اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں رکھے۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ دفتر حفاظت مرکز ربوہ ۵۹-۳-۲۰

۱۔ امۃ المجید صاحبہ اہلیہ منظور احمد صاحب آف کویت حال دارالرحمت غربی ربوہ۔ (فدیہ رمضان) ۱۰—۰—۰

۲۔ خان ثناء اللہ خان صاحب ایم اے گلبرگ لاہور (فدیہ رمضان) ۲۱—۰—۰

۳۔ نذیر احمد صاحب سولنگی ابن ماسٹر محمد بخش صاحب سولنگی کوئٹہ (صدقہ بکرا) ۵۰—۰—۰

۴۔ مس ریحانہ ستار صاحب ہیڈ مسٹرس جونیئر ماڈل سکول ربوہ۔ (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۵—۰—۰

۵۔ بابو محمد بشیر صاحب پٹرول ڈپو جھنگ (صدقہ) ۲۰—۰—۰

۶۔ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۲۰—۰—۰

۷۔ اہلیہ صاحبہ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ (فدیہ رمضان) ۲۵—۰—۰

۸۔ چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب لاہور بذریعہ چوہدری ناصر احمد صاحب باجوہ ربوہ (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۱۰—۰—۰

۹۔ بچگان چوہدری عزیز احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۱۰—۰—۰

۱۰۔ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب بواسطہ محاسب صاحب جماعت کراچی۔ (فدیہ رمضان) ۱۲—۰—۰

۱۱۔ ایم یسین میر معرفت میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ ؍؍ ۳۰—۰—۰

۱۲۔ ہاجرہ تحسین بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قصور ؍؍ ۱۰—۰—۰

۱۳۔ ہمشیرہ مخدوم فاروق اعظم صاحب بذریعہ مخدوم محمد ایوب صاحب میانی ضلع سرگودہا (فدیہ رمضان) ۲۵—۰—۰

۱۴۔ ملک عزیز احمد صاحب پنشنر پٹ ورپھاڈنی (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۵—۰—۰

۱۵۔ مسز شریف احمد صاحب انجنیئر دارالبرکات ربوہ (فدیہ رمضان) ۵—۰—۰

۱۶۔ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۵—۰—۰

۱۷۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ بحکم حضرت صاحب رقم صدقہ حضرت صاحب (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۶۶—۸—۰

۱۸۔ صدیقہ بیگم صاحبہ بنت بابو عبدالغنی صاحب انبالوی مرحوم ربوہ۔ ؍؍ ۱۰—۰—۰

۱۹۔ اہلیہ عبدالرحمان صاحب دہلوی حال ربوہ ۲—۰—۰

۲۰۔ سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم رابع حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۲۰—۰—۰

۲۱۔ عبدالقادر صاحب اوچ شریف بہاولنگر ؍؍ ۵—۰—۰

۲۲۔ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ (صدقہ) ۵—۰—۰

۲۳۔ شیخ نور الحق صاحب دفتر سنڈیکیٹ ربوہ۔ (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۱۰—۰—۰

۲۴۔ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خان صاحب مرحوم لاہور (صدقہ) ۱۰—۰—۰

۲۵۔ اہلیہ صاحبہ مرزا معظم بیگ صاحب لنگر خانہ ربوہ ؍؍ ۵—۰—۰

۲۶۔ حبیب اللہ صاحب لیکچرار ریاضی تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔ (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۵—۰—۰

۲۷۔ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ (امداد عام مستحقین بر موقعہ عید) ۶—۰—۰

۲۸۔ منشی محمد صادق صاحب بشیر آباد سندھ (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۱۰—۰—۰

۲۹۔ حلیمہ بیگم سیٹھی صاحب راولپنڈی ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۱۰—۰—۰

۳۰۔ ڈاکٹر محمد الدین صاحب دہاڑی ضلع ملتان ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۳۵—۰—۰

۳۱۔ انور احمد صاحب ملک کراچی ایئرپورٹ معہ اہلیہ صاحبہ خود (فدیہ رمضان) ۴۰—۰—۰

(۳۲) بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب بی اے ظفر آباد اسٹیٹ سندھ (افطاری) ۱۰—۰—۰

(۳۳) سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالماجد صاحب۔ (فدیہ رمضان) ۱۵—۰—۰

(۳۴) ممتاز بیگم صاحبہ بنت مفتی فضل احمد صاحب ؍؍ ۱۵—۰—۰

(۳۵) منشی محمد صادق صاحب مختار عام ربوہ (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۲—۰—۰

(۳۶) بیگم صاحبہ پروفیسر عباس صاحب بذریعہ صاحبزادہ محمد طیب لطیف صاحب ربوہ (فدیہ رمضان) ۳۰—۰—۰

(۳۷) بچگان و اہلیہ ڈاکٹر سید بشیر احمد شاہ صاحب دریام ضلع جھنگ (صدقہ) ۷—۰—۰

(۳۸) چوہدری فیض احمد صاحب انسپکٹر بیت المال پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ ؍؍ ۵—۰—۰

(۳۹) ؍؍ ؍؍ ؍؍ (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۵—۰—۰

(۴۰) اہلیہ صاحبہ عبدالحکیم صاحب لاہور (فدیہ رمضان) ۲۵—۰—۰

(۴۱) اہلیہ صاحبہ مرزا فضل الرحمٰن صاحب بذریعہ مرزا برکت علی صاحب ربوہ۔ ؍؍ ۲۰—۰—۰

(۴۲) امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ (صدقہ عام) ۱۵—۰—۰

(۴۳) زینب بی بی صاحبہ اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب منڈی بوہڑ گاماں (فدیہ رمضان) ۱۵—۰—۰

(۴۴) صفیہ سلطانہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا منور بیگ صاحب کوئٹہ ؍؍ ۲۰—۰—۰

(۴۵) اہلیہ صاحبہ مرزا معظم بیگ صاحب کوئٹہ ؍؍ ۲۵—۰—۰

برادرم مصلح الدین احمد صاحب راجیکی کا ذکرِ خیر

اور شکریۂ احباب

(از مکرم مولوی برکات احمد صاحب بی اے۔ راجیکی۔ مقیم قادیان)

۲

۱۹۴۷ء کے پُر آشوب انقلاب میں بھائی صاحب مرحوم قادیان میں نہایت اخلاص اور جرأت سے مقیم رہے اور جماعتی فرائض ادا کرتے رہے۔ بعد میں جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ قادیان میں اگر دو یا دو سے زیادہ حقیقی بھائی ہوں تو ان میں سے صرف ایک وہاں مقیم رہے اور باقی قافلوں میں آجائیں۔ تو بھائی صاحب مرحوم نے کئی دفعہ اصرار سے مجھے کہا کہ میں قادیان میں خدمت بجا لاؤنگا آپ اجازت لے کر لاہور چلے جائیں۔ لیکن خاکسار اس بات پر آمادہ نہ ہُوا۔ آخر انہوں نے امیر صاحب مقامی مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کو درخواست بھی دی کہ ان کو ضرور قادیان میں رہنے دیا جائے اور اگر دونوں بھائی ایک وقت میں قادیان میں نہ رکھے جا سکتے ہوں تو برکات احمد کو بھیج دیا جائے۔ بالآخر سلسلہ کی طرف سے فیصلہ صادر ہونے پر بادل نخواستہ بھائی صاحب مرحوم کو قادیان سے جانا پڑا۔ اور وہ بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ قادیان سے رخصت ہو گئے۔ اس وقت تک کسے خبر تھی کہ وہ ہمیشہ کے لئے اس مقدس بستی سے جُدا ہو رہے ہیں اور شاید قادیان میں رہ کر درویشانہ زندگی اختیار کرنے کے لئے ان کے اصرار کی یہی مخفی وجہ تھی۔

قادیان سے جدائی مرحوم کو ہمیشہ شاق رہی۔ چنانچہ ۱۹۵۰ء میں بھائی صاحب نے قادیان کی جدائی میں ایک دردناک نظم لکھی۔ جو اخبار الرحمت لاہور ۶ مارچ ۱۹۵۰ء میں شائع شدہ ہے۔ اس کے چند اشعار ذیل میں درج کئے جاتے ہیں جن سے ان کی قلبی کیفیت اور دکھ درد کا اظہار ہوتا ہے۔ مرحوم قادیان کی مقدس بستی کو مخاطب کر کے اس سے اپنی ابدی وفا کا عہد یوں باندھتے ہیں ؎

لوحِ دفا سے تجھ کو مٹایا نہیں ہنوز
اس دل میں کوئی اور بسایا نہیں ہنوز

سجدہ کناں ہے اب بھی ترے غم میں زندگی
ہم نے سرِ نیاز اٹھایا نہیں ہنوز

چلتی ہیں صبح و شام حوادث کی آندھیاں
لیکن چراغِ شوق بجھایا نہیں ہنوز

اُلجھے ہوئے ہیں۔ آبلہ پائی میں ولولے
دشتِ جنوں سے رخت اٹھایا نہیں ہنوز

آنکھوں میں اب بھی ہے ترا نظارۂ جمال
اے قادیان تجھ کو بھلایا نہیں ہنوز

مرحوم بھائی نے جب مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاص طور پر حضرت والد صاحب کو مبارکباد کا خط لکھا۔ بعد میں آپ نے منشی فاضل اور ادیب فاضل کے امتحان پرائیویٹ طور پر پاس کئے۔ ذہن رسا تھا۔ اور اپنے علم کو سلیقہ سے استعمال کر سکتے تھے۔ چنانچہ آپ نے اُردو کے علاوہ کئی نظمیں فارسی۔ پنجابی اور عربی میں بھی کہی ہیں۔ جو مختلف رسائل اور اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں۔ جن دنوں "ویدک یونانی دواخانہ" میں کام کے سلسلے میں مرحوم بھائی دہلی میں مقیم تھے تو ہندی الفاظ کو بڑی عمدگی سے سمو کر اُردو میں نظمیں لکھیں۔ آپ کے کلام میں درد و سوز کا عنصر غالب ہے۔ جو ان کی قلبی کیفیت کا آئینہ دار ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی شان میں جو فارسی نظم کہی ہے اس کے چند اشعار یہ ہیں ؎

پرتوِ خورشید فارانی توئی
مہبطِ انوارِ یزدانی توئی

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

تاریخ فلسفہ اور بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

از مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب، ربوہ

باوجود سائنس اور علوم متداولہ کی موجودہ ترقی کے فلسفہ دان اس امر سے اتفاق کرتے ہیں کہ جن سوالات کے گرد موجودہ سائنس اور فلسفہ چکر کاٹتا ہے۔ وہ بعینہٖ وہی ہیں۔ جن کو حل کرنے کے لئے یونانی فلسفہ کوشاں رہا۔ یعنی موجودہ حل طلب مسائل اور سوالات کی دریافت کے لحاظ سے یونانی فلاسفروں کو استاد مانا جاتا ہے۔

ان مسائل اور سوالات کا مرکزی نقطہ "انسانی بہبود" ہے یعنی (Human Good or Well-being) اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے یونان کے سوفسطائی فلسفہ نے ساتھ یہ شرط بھی لگائی تھی کہ مذہبی نظریوں اور عقائد کو بالائے طاق رکھکر اس کا حل پیش کیا جائے۔ مذہب سے اس برگشتگی کو Rehtoric Freedom کہا جاتا ہے۔

یہ قدرتی امر ہے کہ اگر اخروی جزاء سزا کا سوال درپیش نہ ہو۔ اور پھر انسانی بہبود کا سوال حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ تو زندگی کی غرض وغایت نفس پرستی تک ہی محدود ہو کر رہ جاتی ہے۔ چنانچہ فیساغورث نے Man is the measure of all things۔ یعنی "انسان ہی ہر چیز کا فریبہ ہے" کا اصول قائم کرکے۔ خالص نفس پرستی کی بنیاد رکھی اور لذات دُنیا سے بڑھ چڑھ کر حظ اٹھانا شیوہ بنا لیا۔ مگر جلد ہی ایک اور مشکل سے دوچار ہونا پڑا۔ وہ یہ کہ جن لوگوں کو ذرائع مہیا تھے، طاقت اور دولت رکھتے تھے۔ وہ نفس پرستی میں کامیاب رہتے۔ مگر غریب اور کمزور اس سے محروم رہ جاتے جب اس کا کوئی حل نہ مل سکا۔ تو انصاف کو "طاقتور کی خواہش" سے تعبیر کر دیا گیا۔ یعنی جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔ اس غیر منصفانہ فلسفے کے نتیجے میں یونان کا امن اٹھ گیا۔ جو لوگ لوٹ گھسوٹ اور رشوت ستانی سے دولت جمع کرتے۔ وہ عیش وعشرت میں زندگی گذارتے۔ اور باقی اکثریت غلامی اور فاقہ مستی پر مجبور ہو جاتی جس کی وجہ سے آئے دن جنگیں۔ فساد اور قتل وغارت ہوتے رہتے۔ ہر شہر نے اپنی حکومت بنالی اور سوفسطائی قوانین نافذ کر دئے۔ اس بدامنی اور انارکی کا علاج سوچنے کے لئے سقراط سوچ بچار میں مستغرق رہتا ہو۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بعض دفعہ برف باری میں تمام رات دن مجسم خیال بنکر ننگے سر اور ننگے پاؤں کھڑا رہتا۔ آخر وہ اس نتیجہ پر پہنچا

کہ یونانی فلسفہ کی نفس پرستی اور انارکی بے دینی کا نتیجہ ہے۔ اور لادینی خدا کے فرضی بیٹے الڈباتھ کو کفارہ کی بھینٹ چڑھانے کے عقیدہ کی وجہ سے پھیل گئی ہے۔ اس لئے جب تک ایک خدا کو پھر سے نہ مانا جائے۔ اور ان اصولوں کو معلوم نہ کیا جائے۔ جو خدا نے اس دنیا کو چلانے کے لئے بنائے ہیں۔ نہ امن قائم ہو سکتا ہے اور نہ انسانی بہبود کا رستہ مل سکتا ہے۔ اس نے یہ بھی کہا تھا کہ نفس پرستی انسان کو جانوروں کی طرح بے وقوف بنا دیتی ہے۔ مگر یونانیوں نے اس کو جلد ہی زہر کا پیالہ پینے پر مجبور کر دیا۔ اسکے بعد افلاطون اور ارسطو نے منصفانہ قوانین اور اخلاقی معیار تلاش کرنے کی کوشش کی اور اس حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے کہ خدا کا وجود اخروی زندگی اور اخلاقیات کو ماننے کے بغیر انسان کے لئے کامیاب اور بہتر زندگی محال ہے۔ مگر ان کے فلسفے کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا۔ ایک طرف تو ارسطو کا شاگرد رشید جو بچپن میں اس کے سپرد کر دیا گیا تھا۔ یعنی سکندر اعظم اس نے استبدادی حکومت قائم کرنے کے لئے جنگوں کے ذریعے دنیا کو ہلا دیا۔ اور دوسری طرف ان کے فلسفوں میں بے ربطی اور تصوراتی پہلو زیادہ ہونے کی وجہ سے خیالی انتشار پیدا ہو گیا۔ بعض فلسفیوں نے Hedonism یعنی نفسی لذات کو اصول بنا لیا اور بعض نے وہلی زندگی کو مصائب کی برداشت کا زمانہ بنا کر غلامانہ ذہنیت پیدا کر دی۔

یہودی بھی یونانی فلسفہ کے زیر اثر اپنے عقائد کو چھوڑتے چلے گئے۔ اور آخر کار عیش وعشرت اور نااتفاقی کا شکار ہو کر یونانی تمدن کے باجگزار ہو گئے۔ پھر تو وہ حاکم قوم کی نقل کو ہی اچھا کامیابی سمجھنے لگے۔ اور یونانی فلسفہ اور فیشن کو فخر سے اپناتے ہوئے نفس پرستی اور لامذہبیت کے پھندے میں پھنس گئے۔

مگر اللہ تعالےٰ کو منظور نہ تھا کہ موسوی شریعت اس طرح شکست کھا جائے۔ اس نے عین وقت پر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو کھڑا کیا۔ جنہوں نے فلسفی دلائل اور سوفسطائیت کا عقلی اور نقلی لحاظ سے مقابلہ کرکے موسوی شریعت اور تعلیم کو از سر نو زندہ کیا۔ سب سے بڑی چیز جس کی زمانہ کو ضرورت تھی وہ زندہ خدا کا ثبوت تھا جو دلائل اور شواہد کے ذریعہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے بہم پہنچایا۔ یہ کہنا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے مردے زندہ کئے تھے۔ خود بائیبل اس کی تغلیط کرتی ہے۔ ایک یہودی کے جنازے کو دیکھکر حواریوں نے عرض کیا کہ اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ آخر یہ بھی ہمارے بھائی ہیں۔ ان سے ہمدردی

کرنی چاہیئے۔ مگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مردوں کو اپنا مردہ دفنانے دو۔ تم اب زندہ ہو پھر مردوں میں کیوں شامل ہوتے ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ مردے بھی روحانی تھے جن کو حضرت مسیح علیہ السلام نے زندہ کیا۔ اور وہ زندگی بھی روحانی زندگی تھی۔ جو معجزانہ طور پر آپ کے ذریعہ ان کو عطا ہوئی۔ اب پھر لوگ مردہ کے حکم میں ہیں۔ اور خدا تعالےٰ نے پھر مسیح کو انہیں زندہ کرنے کے لئے بھجوا دیا ہے۔ یہ کچھ کم معجزہ نہیں ہے کہ صدیوں کے بگڑے ہوؤں کو نجات کے راستے پر ڈال دیا جائے۔ مگر یہ معجزہ صرف عیسیٰ ؑ کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ سب انبیاء اسی غرض کے لئے مبعوث ہوتے ہیں۔

غرض حضرت عیسےٰ ؑ کی بعثت کے بعد فلسفہ بھی پختگی سے توحید پر قائم ہو گیا۔ چونکہ افلاطون نے توحید پر بہت زور دیا تھا اس لئے عیسائی فلسفے کا نام جدید افلاطونی یعنی new Platonic رکھا گیا۔ مگر چونکہ بعد میں اعتقادی لحاظ سے کفارہ اور تثلیث کی اختراع کر لی گئی تھی۔ اس لئے تیرھویں صدی میں آکر تھامس اکوینس نے عیسائی فلسفہ کو ارسطو کی لائن پر ڈال دیا جو انسان کے لئے Theorea یعنی "علیم وخبیر" کے درجے تک پہنچ سکنے کا قائل تھا۔ اس نئے تثلیثی فلسفے کا نام Scholastic فلسفہ ہے۔ اس فلسفے کی اشاعت ہوتے ہی مذہب سے کلی برگشتگی پھیلنی شروع ہو گئی۔ یعنی پھر Rehtoric Freedom کا دور شروع ہو گیا اور یونانیوں کے نقش قدم پر جدید فلسفے نے بھی نفس پرستی کی بنیاد رکھدی یہ فلسفہ Hobbes سے شروع ہوا اور اسکی انتہا malthus نے کر دی جس نے غربت کو کثرت آبادی کی ایک وجہ بتلایا جس کا علاج خود نیچر ہی فاقوں اور بیماریوں سے کر سکتی ہے۔ اس فلسفے کی بناء پر پارلیمنٹ کو غرباء کے بل پر شکست پر شکست اٹھانی پڑی برٹرینڈ رسل لکھتا ہے کہ اس جدید سوفسطائیت میں پادری بھی شامل تھے۔ اور وہ بھی نیچریوں کیساتھ ووٹ دیتے تھے (باقی)

حضرت خانصاحب منشی برکت علی صاحب شملوی ؓ کا تابوت

مقبرۂ بہشتی ربوہ میں سپرد خاک کردیا گیا

حضرت خانصاحب منشی برکت علی صاحب شملوی رضی اللہ عنہ جو نہایت مخلص اور مخیر خادم سلسلہ اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھے۔ گذشتہ سال ۷ر اگست کو بمقام راولپنڈی فوت ہو گئے تھے۔ آپ کا جنازہ ربوہ لایا جا رہا تھا۔ لیکن بوجہ سیلاب راستہ بند ہونیکے سبب۔ ربوہ نہ پہنچایا جا سکا۔ اس لئے امانتاً خوشاب میں دفن کر دیا گیا تھا۔

مورخہ ۱۶ر اپریل کو مکرم کیپٹن نواب دین صاحب خانصاحب مرحوم کا تابوت خوشاب سے ربوہ لائے مورخہ ۱۷ر اپریل کو ساڑھے چار بجے سہ پہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے باوجود علالت طبع کے نماز جنازہ پڑھائی اور اگلے روز بعد نماز فجر آپ کا تابوت مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ احباب حضرت خانصاحب مرحوم کے بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

اعانت الفضل

جیسا کہ پہلے شائع ہو چکا ہے مکرم خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر اخبار الفضل کے صاحبزادہ کلیم احمد صاحب بروز پیر ۱۱؍۵۹ کو بعد دوپہر وفات پا گئے ہیں۔

مرحوم کی والدہ صاحبہ نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ تاکہ مرحوم کی طرف سے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مینیجر الفضل)

درخواست دُعا

میری بچی حامدہ بیگم کئی دنوں سے بخار میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ میری بچی کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمادیں۔ (اہلیہ عباد اللہ گیانی گوجرانوالہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

ضرورت مند اصحاب فائدہ اٹھائیں

داخلہ پاکستان ایئرفورس پبلک سکول سرگودھا

شرائط:- چھٹی جماعت سٹینڈرڈ پاس بلحاظ عمر ۔

۵/۵۹ کو ۱۲ سال - موزوں امیدواران سے نئے بی ر اے - الیف میں بطور کمشن افسر تا لازم بعد امتحان میٹرک بی ڈی پائلٹ برانچ کیلئے درخواست ہوسکتی ہے ٹیکنیکل برانچ کے خواہشمند امیدواروں کو انٹرمیڈیٹ سائنس کے لئے تیار کیا جائیگا - امتحان داخلہ ۵/۵۹ کو انگلش (میڈیم ترجمہ اردو و بنگالی) ۶ر ۵/۵۹ کو حساب (میڈیم انگریزی - اردو و بنگالی)

نتیجہ:- ۷ر ۶/۵۹ کو کامیاب طلبہ کا ٹسٹ ذہانت وانٹرویو - ڈاکٹری معائنہ - انٹرویو بورڈ کی سفارش پر - آخری انتخاب ایئر ہیڈ کوارٹرز کراچی میں

مراکز امتحان - کراچی - لاہور کینٹ - چک لالہ - پشاور کینٹ - ڈھاکہ و چٹاگانگ ۔

فیس بلحاظ آمدنی تین ہزار سالانہ پر ۵۰/- روپے ماہوار - اور پانچ ہزار روپے پر ۲۵ روپے ماہوار - فارم ہائے درخواست کسی بی ایف دفتر بھرتی سے حاصل ہوں اور ۵/۵۹ تک مکمل واپس ہوں ؛

انجینئرنگ میں ٹیکنیکل ٹریننگ

سگنیلر - الیکٹریکل انجینئرنگ - چار سالہ ٹریننگ ۔ آرمی اپرنٹس سکول راولپنڈی - راشن وردی سرکاری - اس کے علاوہ ۱۲/۸ تا ۱۶/۸ روپے ماہوار - سال میں دو مرتبہ رخصت با تنخواہ ایک ماہ

شرائط :- انگریزی آٹھویں پاس یا میٹرک سکول کا پانچواں درجہ پاس - عمر ۱۳½ تا ۱۵ قد ۵ فٹ - وزن ۸۹ پونڈ - چھاتی ۲۸" - پھلاؤ ۱½ انچ -

پروگرام افسران بھرتی :- ۱۵ مئی گوجر خاں و میرپور - ۱۹ مئی ایبٹ آباد - ۲۰ مئی پنڈ دادنخان و میانوالی - ۲۱ر کالاباغ - ۲۲ر چکوال - ۲۳ر کوہاٹ - ۲۶ر کیمبل پور و نوشہرہ (سرگودھا) ۲۷ر گجرات - ۲۹ر کوٹلہ - ۳ر جون تلہ گنگ - پنڈ دادنخاں و جھنگ - ۴ر جون پنڈی گھیب - ۵ر جہلم و سرگودھا - ۶ مری جہلم و سرگودھا - ۱۵ مئی تا ۱۴ جون راولپنڈی - آرمی اپرنٹس

(پاکستان ٹائمز ۱۷/۴/۵۹)

ریلوے ٹکٹ کلکٹر

اسامیاں ۷۰ - عرصہ ٹریننگ یک ماہ - والٹن ٹریننگ سکول لاہور چھاؤنی - پہلا بیج ۲۲ر جون تا ۲۰ جولائی - وظیفہ دوران ٹریننگ ۵۰/- - بطور ٹکٹ کلکٹر گریڈ ۶۰-۴-۱۰۰-۵-۱۲۰ میں ابتدائی تنخواہ ۸۰/- گرانی و دیگر الاؤنس علاوہ - قبائلی و آزاد کشمیر کے امیدواران کو خاص مراعات

شرائط :- میٹرک سیکنڈ ڈویژن - عمر ۲۲/۶/۵۹ کو ۱۸ تا ۲۴ - مجوزہ فارم قیمتی یک روپیہ میں درخواستیں ۳۰/۵/۵۹ تک (پاکستان ٹائمز ۱۷/۴/۵۹)

بنکنگ کی ٹریننگ

عرصہ ٹریننگ یک سال - پہلے چھ ماہ الاؤنس ۱۵۰/- روپے ماہوار بعد میں ۱۷۵/- - سامان سے آراستہ مفت مکانیت ۔

شرائط :- گریجوایٹ (بشمول گریجوایٹ زراعت) ۱/۵/۵۹ کو عمر ۲۰ تا ۲۵ - فارم درخواست شامل پاسپورٹ سائز فوٹو چار آنے - درخواستیں ۱۴/۵/۵۹ تک ۔

(۱) بصورت مشرقی پاکستان بنام منیجر سٹیٹ بنک آف پاکستان ڈھاکہ ۔

(۲) ر پشاور - راولپنڈی - ڈیرہ اسماعیل خان - لاہور - ملتان - بہاولپور ڈویژن بنام منیجر سٹیٹ بنک آف پاکستان لاہور ۔

(۳) باقی بنام Chief officer Establishment Department, State Bank of Pakistan Central Directorate Karachi

(پاکستان ٹائمز ۹/۴/۵۹) (ناظر تعلیم)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے والد صاحب عرصہ سے ذیابیطس کی بیماری میں مبتلا ہیں - احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمد اقبال احمد ظفر بھیرہ)

(۲) میری والدہ صاحبہ اکثر صاحب فراش رہتی ہیں اور کمزور بہت ہوگئی ہیں - احباب کرام و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے

(چوہدری عبدالحمید خاں اصلاح و ارشاد ربوہ)

(۳) میرا بچہ الیاس بشیر احمد اور میری بھانجی عشرت خالدہ دونوں الیف - اے کا امتحان دے رہے ہیں - ان کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب درد دل سے دعا فرمائیں

ڈاکٹر سید بشیر احمد منشی محلہ مکان ۳۰۲/۳ منڈی بہاء الدین

لاہور میں تربیتی کلاس کا انعقاد

مجالس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن متوجہ ہوں

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام ایک تربیتی کلاس کے انعقاد کا پروگرام بنایا گیا ہے ۔ یہ کلاس صرف ایک ہفتہ کے لئے جاری کی جائے گی ۔ اور ماہ مئی ۵۹ء کے اوائل یعنی ۳ر مئی ۵۹ء اتوار کے روز سے شروع ہو کر ۹ مئی ۵۹ء ہفتہ کے روز ختم ہوگی ۔

اس کلاس کا پروگرام نہایت مفید اور دلچسپ بنایا گیا ہے جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے بالکل انوکھا اور منفرد ہوگا ۔

- جماعت کے منفرد و سربرآوردہ اصحاب کو اس کے لئے مدعو کیا گیا ہے ۔
- مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ سے بعض چوٹی کے علماء کی آمد متوقع ہے ۔
- اس کلاس کے علاوہ دوسرے پروگرام کے قرآن کریم اور احادیث کا درس سبقاً سبقاً دیا جائے گا ۔
- قائدین لاہور ڈویژن سے استدعا ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس میں تحریک کر کے خدام کو اس میں شمولیت کے لئے تیار کریں - اور جو دوست شریک ہونا چاہیں ان کے ناموں سے ۲۵ اپریل ۵۹ء تک مطلع فرمائیں - تا ان احباب کی رہائش اور خورونوش کا انتظام بطریق احسن کیا جا سکے ۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور معرفت دی سائیکل ہاؤس نیلا گنبد لاہور)

زکوٰۃ اور تاجر احباب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آیت رجالٌ لا تلھیھم تجارۃ ولا بیعٌ عن ذکر اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ ...... الخ کی تفسیر میں اس تاجر کی مثال دیتے ہوئے جو زکوٰۃ کے روپے کو ایک گھڑے میں بند کر کے اس پر دو چار سیر گیہوں ڈال کر کسی ملاں کے ہاں فروخت کر کے اسے پھر اپنے پاس رکھ لیتا تھا فرماتے ہیں ۔

"ہماری جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اس قسم کے لوگ تو نہیں مگر ابھی ہماری جماعت میں لوگ پوری احتیاط سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے - بالخصوص تاجروں میں زکوٰۃ کے معاملہ میں بہت بڑی کوتاہی پائی جاتی ہے - حالانکہ زکوٰۃ کے متعلق اسلامی شریعت میں اتنے شدید احکام پائے جاتے ہیں کہ صحابہؓ کا فیصلہ یہ ہے کہ جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے وہ مسلمان ہی نہیں رہتا ۔" (تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول ص ۲۳۹) ناظر بیت المال

تعلیمی کمیٹیاں قائم کی جائیں

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی توجہ پھر اس طرف مبذول کی جاتی ہے کہ وہ مقامی طور پر تعلیمی کمیٹیاں اپنی نگرانی میں قائم کریں - جس کے سیکرٹری مقامی سیکرٹری تعلیم ہوں ۔ آجکل چونکہ میٹرک کے امتحانات ختم ہو چکے ہیں اور الیف اے - بی اے وغیرہ کے شروع ہو رہے ہیں ۔ اس لئے والدین اور طلباء کی آئندہ تعلیم کے لئے مناسب رہنمائی ضروری ہے - کیونکہ بغیر صحیح لائن پر تعلیم حاصل کرنے کے نئی پود کی زندگی اور والدین کے اخراجات کے ضائع ہو جانے کا احتمال ہے - اس کے متعلق نظارت کو باخبر رکھنا چاہیے کہ مقامی تعلیمی کمیٹی نے کیا کارروائی کی ہے ۔ (ناظر تعلیم)

اعانت اشاعت ریویو آف ریلیجنز (انگریزی)

مکرم چوہدری فیض احمد صاحب نمبردار چک ۲۳/۱۲ ضلع منٹگمری نے اپنے چھوٹے لڑکے عزیز مشتاق احمد کی بحالی صحت کی خوشی میں یکصد روپیہ ارسال فرمایا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء - ان کی طرف سے دس خریداروں کے نام ایک سال کے لئے ریویو جاری کر دیا گیا ہے ۔

(۲) مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر نے اپنے ضلع کے بعض معززین کے نام ایک سال کے لئے ریویو جاری کرایا ہے - اور مبلغ ۲۵/- روپے بمد ریویو جمع کرائے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء

(مینجر ریویو آف ریلیجنز)

تبت کے جلاوطن حکمران دلائی لامہ مسوری پہنچ گئے

دس ہزار افراد کی طرف سے پُرجوش استقبال جمعہ کو نہرو سے ملیں گے

نئی دہلی ۲۲ اپریل۔ تبت کے حکمران اور تبتیوں کے روحانی پیشوا دلائی لامہ کل صبح مسوری پہنچ گئے جہاں وہ اپنی جلاوطنی کے دن گزاریں گے۔ مسوری پہنچنے پر ان کا اور ان کے ساتھیوں کا پُرجوش خیر مقدم کیا گیا۔

دلائی لامہ نے لاسہ سے اپنا تاریخی سفر سترہ مارچ کو شروع کیا تھا اور اس دشوار گزار سفر کا بڑا حصہ انہوں نے پیدل یا خچر کی پشت پر طے کیا۔ اس دوران میں وہ دنیا کی نظروں کا مرکز بنے رہے۔ وہ جمعہ کو بھارتی وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کریں گے۔ توقع ہے کہ اس ملاقات کے بعد دلائی لامہ کے مستقبل کے بارے میں کوئی قطعی رائے قائم کی جا سکے گی۔

ایجنسی فرانس کی اطلاع کے مطابق مسوری پہنچنے پر دس ہزار سے زائد افراد نے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ انہوں نے لوگوں کے اظہارِ عقیدت کا شکریہ ادا کیا اور اس کے بعد برلاس ہاؤس چلے گئے۔ لوگوں نے مکان کے اندر بھی گھسنے کی کوشش کی۔ لیکن پولیس نے انہیں روک دیا۔ بہت سے لوگ اس مقام اور راستے کی مٹی بھی ساتھ لے گئے۔ جہاں دلائی لامہ کھڑے ہوئے تھے یا جس سے وہ گزر رہے تھے دلائی لامہ برلاس ہاؤس کی بالائی منزل میں قیام کریں گے۔ کیونکہ تبتی روایات کے مطابق کوئی اور شخص ان کے مکان میں ان سے زیادہ بلندی پر نہیں رہ سکتا۔

مسوری سے پہلے دہرہ دون اور ہردوار میں بھی لوگوں نے دلائی لامہ کا استقبال کیا۔ اور اُن پر پھولوں کی بارش کی۔

مسوری پہنچنے پر دلائی لامہ کو دس ہزار سے زیادہ خطوط حوالے کئے گئے۔ جو ان کے پیروؤں اور دوسرے لوگوں نے اظہار عقیدت کے لئے انہیں لکھے تھے۔ دلائی لامہ کی قیام گاہ پر زبردست حفاظتی پہرہ لگایا گیا ہے۔ اور پچاس مسلح پولیس والے وہاں چوبیس گھنٹے رہیں گے۔ برلاس ہاؤس کی مزید حفاظت کے لئے اس کے چاروں طرف خاردار تار بچھا دئے گئے ہیں۔

معذوروں کے اولمپک کھیل

روم ۲۲ اپریل۔ ۱۹۶۰ کے ساتویں اولمپک مقابلوں میں جسمانی معذوروں کے لئے بھی بین الاقوامی ورزشی مقابلوں کا انتظام کیا جا رہا ہے جس میں تقریباً چار سو معذور کھلاڑی حصہ لیں گے معذور کھلاڑی بھی اسی میدان اور تیراکی کے تالاب کو استعمال کریں گے۔ جسے اولمپک کھیلوں میں حصہ لینے والے تندرست کھلاڑی استعمال کریں گے۔ سردست یہ طے کیا گیا ہے کہ معذوروں کے کھیل اولمپک مقابلوں کے آخری ہفتہ منعقد ہوں گے۔

متروکہ عمارتوں کے کرایہ کی وصولی

حیدر آباد ۲۲ اپریل۔ مارشل لاء کے نفاذ کے بعد پہلے پانچ ماہ میں محکمہ کسٹوڈین حیدر آباد نے شہر کے متروکہ مکانوں اور دکانوں کے کرایہ کے طور پر آٹھ لاکھ اسی ہزار سات سو روپے وصول کئے ہیں۔ یاد رہے کہ ۱۹۴۹ سے اکتوبر ۱۹۵۸ء تک ۹ سال کے عرصہ میں محکمہ نے صرف ۷ لاکھ روپے جمع کئے تھے۔ جبکہ کرایہ کا ماہانہ اوسط چورانوے ہزار نو سو روپے ہے۔

ابھی تک متروکہ مکانوں اور دکانوں کے قابضین کی طرف ۵۷ لاکھ اٹھاون ہزار روپے کے واجبات باقی ہیں۔ اور محکمہ مقامی غیر دعاوی گزار قابضین سے واجبات وصول کرنے کے لئے اقدامات کر رہا ہے۔ دعاوی گزاروں کے واجبات مکمل آباد کاری کے وقت ان کے دعاوی میں سے وصول کئے جائیں گے۔

عراقی افسروں کے لئے سزائے موت کا مطالبہ

دمشق ۲۲ اپریل۔ عراق کے سرکاری وکیل نے فوجی عدالت سے سترہ فوجی افسروں کو موت کی سزا دینے کی درخواست کی ہے۔ ان پر موصل کی ناکام بغاوت میں حصہ لینے کے الزام میں مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔

پھلوں کے پودوں کی فروخت

لاہور ۲۲ اپریل۔ یکم اکتوبر ۵۸ء سے ۱۲ مارچ ۵۹ء تک لاہور ڈویژن میں پھلوں کے تقریباً چوبیس ہزار پودے اور کیلے کے چھ سو پودے فروخت ہوئے۔ اس عرصہ میں سبزیوں کا سات ہزار سات سو من سے زائد بیج بھی فروخت ہوا۔

پھسلن سے بچانے والی بریکیں

برمنگھم ۲۲ اپریل۔ ڈنلپ ربر کمپنی نے ایک نیا آلہ "میکسا ریٹ" تیار کیا ہے۔ جو کاریں چلانے والوں کو گیلی سڑکوں پر پھسلنے کے خوف سے نجات دلا دے گا اس آلے کی آزمائش کے دوران میں کاروں کی رفتار اسی میل فی گھنٹہ سے بھی زیادہ کر دی گئی۔ اور بارش سے گیلی سڑکوں پر اسی رفتار کے دوران میں اچانک بریکیں لگائی گئیں۔ آلے کی مدد سے اسی میل کی رفتار سے چلنے والی بھاری کار کو تین فٹ کے فاصلے کے اندر اندر خط مستقیم میں ہی ٹھہرا لیا گیا۔ یہ آلہ کافی عرصہ سے طیاروں میں مستعمل تھا۔ لیکن ابھی تک عام کاروں کے لئے اسے تیار نہیں کیا گیا تھا۔

مغربی جرمنی سے پاکستان کیلئے تین کروڑ مارک قرضے کی بات چیت

جنرل اعظم کراچی میں ٹریڈ سکول کیلئے بھی جرمن امداد پر گفتگو کریں گے

میونخ ۲۲ اپریل پاکستان کے وزیر آبادکاری لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں کل طیارہ پر میونخ پہنچ گئے۔ مغربی جرمنی اور مغربی برلن میں ان کا دورہ بارہ دن تک رہے گا۔ باخبر حلقوں سے پتہ چلا ہے کہ اس دورے میں وہ مغربی جرمنی سے تین کروڑ مارک قرضے کی بات چیت مکمل کر لیں گے۔ یہ رقم پاکستان میں مہاجرین کی بحالی پر خرچ کی جائے گی۔

باخبر حلقوں نے بتایا ہے کہ پاکستان میں مہاجرین کی آبادکاری کے منصوبے مکمل کرنے کے لئے مغربی جرمنی سے اس قرضے کے حصول کے بارے میں بات چیت کچھ عرصہ سے دونوں ملکوں میں جاری ہے

جنرل اعظم کے ہمراہ پاکستان کی وزارت آبادکاری، وزارت خزانہ و وزارت اقتصادیات کے سیکرٹری بھی آئے ہیں توقع ہے کہ دونوں ملکوں کے نمائندوں کی اس گفتگو میں پاکستان میں ایک تجارتی سکول کی تعمیر کے لئے مغربی جرمنی کی امداد کے متعلق امور بھی طے پا جائیں گے اس سکول کے لئے مغربی جرمنی کی حکومت اساتذہ مہیا کرے گی۔ نیز پاکستانی ماہرین کو مغربی جرمنی میں تربیت دی جائے گی۔

لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں مغربی جرمنی میں قیام کے دوران میں آبادکاری سے متعلق مسائل کا بھی جائزہ لیں گے۔ ہوائی اڈے پر جنرل اعظم کے استقبال کے لئے مغربی جرمنی کے وزیر آبادکاری پروفیسر تھیوڈور بھی موجود تھے۔ آپ چند ماہ قبل پاکستان گئے تھے۔

مسٹر محمد علی بوگرا جاپان پہنچ گئے

ٹوکیو ۲۲ اپریل جاپان میں پاکستان کے نامزد سفیر مسٹر محمد علی بوگرا اپنے عہدے کا چارج سنبھالنے کے لئے کل صبح یوکوہاما پہنچے سابق وزیراعظم پاکستان نے اعلان کیا کہ پاکستان نے اعلان کیا کہ پاکستان کو بھی جاپان سے بہت کچھ سیکھنا ہے۔ اور جاپان نے مغرب سے صنعتی و سائنسی علم حاصل کر کے ٹیکنالوجی میں شاندار ترقی کی ہے۔

اس سے پہلے ڈاکٹر عمر حیات ملک جاپان میں پاکستان کے سفیر تھے وہ پیر کو ٹوکیو سے کراچی روانہ ہو گئے تھے۔

سپین میں پاکستان کے نئے سفیر

کراچی ۲۲ اپریل۔ پاکستان فارن سروس کے مسٹر جلال الدین عبدالرحیم کو سپین میں پاکستان کا سفیر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ مسٹر رحیم اکتوبر ۱۹۵۵ء سے اس وقت تک مغربی جرمنی کے سفیر ہیں۔ انہیں ۱۹۵۲ء میں بلجیم میں سفیر مقرر کیا گیا تھا۔ اسی طرح ۱۹۵۳ء میں انہیں وزارت خارجہ کے سیکرٹری کے عہدے پر فائز کیا گیا تھا۔ آپ کی عمر اس وقت ۵۲ برس کی ہے۔

مقبرہ جہانگیر کے مجاوروں کی علیحدگی

شیخوپورہ ۲۲ اپریل معلوم ہوا ہے کہ ڈپٹی کمشنر شیخوپورہ نے مقبرہ جہانگیر شاہدرہ کے دو مجاوروں مراد اور غیر دین کو عوام کی شکایات کے پیش نظر علیحدہ کر دیا ہے۔

بتایا جاتا ہے کہ مقامی ڈپٹی کمشنر کے علم میں ان مجاوروں کے ناروا سلوک کی متعدد شکایات لائی گئی تھیں اور یہ بھی بتایا گیا تھا کہ وہ مبینہ طور پر مقبرہ میں آنے والے سیاحوں اور دیگر لوگوں سے نذرانے وصول کرتے تھے۔ چنانچہ ڈپٹی کمشنر نے انہیں برطرف کر کے مقبرہ کے ان حصوں کی دیکھ بھال کا انتظام محکمہ آثارِ قدیمہ کے سپرد کر دیا ہے۔

پاکستان اور افغانستان کا تجارتی معاہدہ

کراچی ۲۲ اپریل۔ کل کراچی میں مسٹر ذوالفقار علی بھٹو وزیر تجارت پاکستان اور ڈاکٹر عبدالظاہر سفیر افغانستان نے پاکستان اور افغانستان کے تجارتی معاہدے کی توثیق کے کاغذات کا تبادلہ کیا۔ یہ معاہدہ ۱۹ مئی ۱۹۵۸ء کو کابل میں ہوا تھا۔ اور اس کی غرض و غایت یہ تھی کہ پاکستان کے راستے گزرنے والے افغانستان کے سامان کے لئے رعائتیں دی جائیں۔ معاہدے پر دستخط ہونے کے دوسرے دن بعد اس پر عملدرآمد شروع ہو گیا۔ معاہدے کی توثیق پاکستان کی طرف سے صدر جنرل محمد ایوب خاں نے اور افغانستان کی طرف سے شاہ محمد ظاہر شاہ نے کی۔

ضلع لائلپور میں گندم کی سرکاری خرید

لائلپور ۲۲ اپریل۔ آئندہ ہفتہ ضلع لائلپور میں گندم کی فصل وسیع پیمانہ پر مارکیٹ میں آ جائے گی دریں اثنا حکومت نے مقامی محکمہ خوراک کو ہدایت کی ہے کہ گندم کی خرید کے لئے پکے آڑھتیوں اور دیہاتیوں کا تقرر اسی ہفتہ کر دیا جائے اور پانچ سو من سے زائد گندم فراہم کرنے والے زمینداروں کو بھی آڑھتی تصور کیا جائے ضلع لائلپور میں گندم خرید کے لئے کل آٹھ منڈیاں تسلیم کی گئی ہیں۔

ناپسندیدہ مقاصد کیلئے کاروبار کرنے والی کمپنیاں ختم کر دی جائینگی

گورنر مغربی پاکستان نے آرڈی ننس نافذ کر دیا

لاہور ۲۳ر اپریل ـ کل گورنر مغربی پاکستان نے "مغربی پاکستان کی ناپسندیدہ کمپنیوں کے آرڈی ننس مجریہ ۵۹ء" کے نام سے ایک آرڈیننس نافذ کیا ہے ۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ جو کمپنیاں بعض ناپسندیدہ مقاصد کے لئے کاروبار چلا رہی ہیں ۔ ان کی رجسٹریشن ممنوع قرار دے دی جائے ۔ اور ایسی کمپنیوں کو ختم کر دیا جائے ۔ اور توڑ دیا جائے ۔ اس آرڈی ننس کا اطلاق سارے صوبہ مغربی پاکستان پر ہوگا ، وفاقی دارالحکومت اور خاص علاقے اس سے مستثنیٰ ہوں گے ۔

آرڈی ننس کی دفعہ ۲ کی ذیلی دفعہ (۱) میں کہا گیا کہ کسی ایسی ایسوسی ایشن کی کسی ایسی تنظیم کو جس کے مقاصد اور کاروبار صوبہ مغربی پاکستان تک محدود ہوں اور جو کسی مخصوص مقصد کے لئے یا ایسے مقاصد کے لئے جن میں مخصوص مقصد شامل ہو ، کاروبار چلا رہی ہو یا چلانے کا ارادہ رکھتی ہو ۔ اس آرڈی ننس کے نفاذ پر یا اس کے نفاذ کے بعد کمپنیز ایکٹ ۱۹۱۳ء کے تحت رجسٹرڈ نہ کیا جائے ۔ اور سلسلہ میں کمپنیز ایکٹ ۱۹۱۳ء میں موجود کوئی دفعہ قابل عمل نہیں ہوگی ۔ نیز یہ کہ کوئی رجسٹریشن مندرجہ بالا دفعہ (۱) کے منافی ہوگی ۔ اسے منسوخ سمجھا جائے گا

ڈاکٹر اقبال کو آئزن ہاور کا خراج عقیدت

واشنگٹن ۲۳ر اپریل ـ صدر آئزن ہاور نے پاکستان کے عظیم شاعر اور مفکر ڈاکٹر محمد اقبال کو خراج تحسین پیش کیا ہے اور انسانی جذبہ آزادی پر ان کے ایقان اور اس عقیدہ کو سراہا ہے کہ سچی مفاہمت دل اور باطن سے پیدا ہوتی ہے ڈاکٹر اقبال کے لئے صدر آئزن ہاور کا یہ عقیدت نامہ کل یہاں اسلامی مرکز میں شاعر پاکستان کی ۲۱ویں برسی کے موقع پر ایک تقریب میں اسلامی امور کی کونسل کے صدر جان سی ولکر نے پڑھا ۔

صدر نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ اقبال نے اپنے کلام میں اس بات پر زور دیا ہے کہ انسانی آزادی کے لئے ایک جہاد ہے اور سچی مفاہمت دل اور باطن سے پیدا ہوتی چاہیئے ۔

آج کی دنیا میں یہ اعتقاد بڑا اہم ہے ایک دوسرے سے آزادانہ تبادلہ خیالات کے ذریعہ ہی ہم ایک دوسرے کے مسائل اور اشغول کو سمجھ سکتے ہیں ۔ اس طرح علم مفاہمت کی راہ پیدا کرتا ہے اور مفاہمت امن کی تعمیر میں بنیادی مواد کی حیثیت رکھتی ہے

سیکرٹریٹ کے افسروں سے ملاقات کے اوقات

لاہور ۲۳ر اپریل موسم گرما میں مغربی پاکستان سیکرٹریٹ کے افسروں سے ملاقات کے اوقات ہفتہ کے عام دنوں میں ۱۱ بجے سے ڈیڑھ بجے تک مقرر کئے گئے ہیں ۔ جمعہ کے دن ملاقات کے اوقات گیارہ بجے سے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک ہونگے

دو اطالوی پروفیسروں کیلئے پاکستانی اعزاز

روم ۲۳ر اپریل ـ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق پاکستان کے دو بہت بڑے اعزازات دو اطالوی شہریوں کو عطا کئے گئے ہیں ۔ ان میں سے ایک ماہر آثار قدیمہ پروفیسر جیسیپ تچی اور دوسرے مشہور مستشرق پروفیسر الیسانڈرو باؤسانی ہیں ۔

پروفیسر جیسیپ تچی مشرق وسطیٰ اور مشرق بعید کے معاملات کے لئے اطالوی انسٹی ٹیوٹ کے صدر ہیں ۔ آپ کو ارٹ ادب اور سائنس کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دیتے ہیں بالخصوص پاکستان کے آثار قدیمہ کے سلسلہ میں عظیم کام کرنے اور اٹلی اور پاکستان کے درمیان خیر سگالی اور دوستی کے جذبات کو فروغ دینے کے صلے میں ہلال امتیاز عطا کیا گیا ہے ۔

پروفیسر باؤسانی کو ستارہ امتیاز عطا ہوا ہے ۔ اردو ادب کے مطالعہ کے سلسلے میں کام کرنے ـ علامہ اقبال کے اشعار کا ترجمہ کرنے اور ان کے فلسفے سے اطالوی اور مغربی عوام کو روشناس کرانے کے سلسلے میں موصوف کی خدمات کے پیش نظر انہیں اس اعزاز کا مستحق قرار دیا گیا ہے ۔

گیس کے امریکی ماہر سوئی میں

کراچی ۲۳ر اپریل قدرتی گیس کے تین امریکی ماہر کل صبح سوئی کے مقام پر گئے اور وہاں قدرتی گیس کے چشمے دیکھے ۔ برما آئل کمپنی کے جنرل منیجر مسٹر گانڈن اور وزارت صنعت کے حکام ان کے ہمراہ تھے ۔

ایڈمرل آرتھر ریڈفورڈ کی قیادت میں امریکی ماہروں کی یہ ٹیم پاکستان سے قدرتی گیس امریکہ کو برآمد کرنے کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے یہاں آئی تھی ۔ گیس سیال صورت میں برآمد کی جائیگی امریکی ماہر کراچی میں حکومت پاکستان کے نمائندوں سے ابتدائی بات چیت کر چکے ہیں ۔ اور سوئی سے آکر مزید بات چیت کریں گے ۔

محترمہ زینب بیگم صاحبہ کی نعش کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دیا گیا

ربوہ ۲۳ر اپریل ـ کل مورخہ ۲۲ر اپریل ۱۹۵۹ء بروز بدھ محترمہ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ محترم میاں نور محمد صاحب آف گنج مغلپورہ لاہور کی تدفین عمل میں آئی ـ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے آپ نے مورخہ ۲۱ و ۲۲ر اپریل کی درمیانی شب ۶۲ سال کی عمر میں وفات پائی تھی ـ کل مورخہ ۲۲ر اپریل کو مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز عصر کے بعد احاطہ مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی ـ جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے ـ بعد ازاں حسب وصیت مرحومہ کی نعش کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا ـ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا شمس صاحب نے دعا کرائی ـ مرحومہ نے چار بیٹیاں اور دو بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں ـ آپ کے بڑے بیٹے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل امرتسری سیرالیون مشن مغربی افریقہ کے مبلغ انچارج ہیں اور دوسرے بیٹے محمد لطیف صاحب امرتسری دفتر مینیجر الفضل میں اکاؤنٹنٹ ہیں ـ

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے ! اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو ـ آمین ۔

برادرم مصلح الدین احمد صاحب راجیکی کا ذکر خیر اور شکریہ احباب

(بقیہ صفحہ ۴)

مالکاں را از پئے دیوِ لعین
ہیکلِ نقشِ سلیمانی توئی
از تو حاصل شد خلافت را فروغ
ثانی اث گفتیم و لاثانی توئی
نخلِ ایماں از تو یابد برگ و بار
نو بہارِ باغِ سلمانی توئی

(ماہنامہ خالد ربوہ)

سیدۃ النساء حضرت ام المومنین علیہا السلام کی وفات کے متعلق ان کی عربی نظم کے بعض اشعار یہ ہیں ؎

فجعت عشائرنا بظعن حیاتہا
ضنکت معیشتنا بحزن مماتہا
یالیت یمکثہا الزمان بنا معًا
ھی ملجأ لعراتہا وحفاتہا
وکفت لأمّ المومنین سیادۃٌ
اذ کان خیر الخلق منبت ذاتہا

ندعو سلامۃ اھلھا بکرامۃ
لاریب ان مسیلنا بفراتھا

(ہفت روزہ بدر قادیان)

آخر میں پھر احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور تمام بزرگوں اور دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ مرحوم بھائی کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں ـ نیز میرے والدین اور دوسرے لواحقین کے لئے بھی دعا فرماویں ـ کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر و رضا کے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے زخمی دلوں پر اپنی رحمت کا پھایہ رکھے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان اور اخلاص اور سلسلہ حقہ کے ساتھ فدائیت پر ہو ۔ آمین

واخر کلمنا حمدٌ و شکرٌ
لربٍ محسنٍ ذی الامتنان